ریوڑ پر کتے کا حملہ، 7 بکریاں ہلاک

ہمدانہ ریاض

ہفتہ 3 دسمبر کی صبح چراگاہ کی طرف جاتے ہوئے ریوڑ پر اچانک کتے نے حملہ کر دیا۔ چند لمحوں میں 7 بکریاں ہلاک اور 4 زخمی ہو گئیں۔ ریوڑ کے مالک 58 سالہ محمد یونس ہیں۔ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ بکریاں چرانے گئے تھے۔ حملہ آور کتا بڑا اور بھورے رنگ کا تھا۔ وہ بار بار حملہ کر رہا تھا۔

محمد یونس نے بتایا کہ پہلے کتا اکیلا تھا، پھر دو اور کتے آ ملے۔ ’’میرا بیٹا لاٹھی لے کر بھاگا، تب جا کر وہ بھاگے۔ ہم نے 7 بکریاں وہیں چھوڑ دیں، کیونکہ زخمی بکریوں کو لے کر ہم تیز نہیں چل سکتے تھے۔‘‘ ان کے مطابق ہلاک ہونے والی بکریوں میں 3 حاملہ تھیں۔

ڈاکٹر فرحان نے بتایا کہ زخمی بکریوں کے جسم پر گہرے دانتوں کے نشان ہیں۔ ’’کتے کے کاٹنے سے زخم جلد خراب ہو جاتے ہیں، اس لیے ہم نے زخمی بکریوں کو اینٹی بایوٹک دی ہیں۔ ان میں سے 2 کی حالت تشویشناک ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ایسے کیسز میں فوری علاج بہت ضروری ہے۔

ویٹرنری ڈاکٹر نے بتایا کہ ہلاک ہونے والی بکریوں کی مالیت تقریباً 1 لاکھ 40 ہزار روپے بنتی ہے۔ ’’اگر ہر کیس کا نقصان اتنا ہو تو ایک غریب خاندان کے لیے یہ بہت بڑا بوجھ ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ ریوڑ کے مالکان کو ٹیٹنس کے ٹیکے لگوانا بھی ضروری ہے۔

ہسپتال میں خون کی کمی کا بحران

ثمینہ رشید

ہسپتال میں خون کی کمی کا بحران شدید ہو گیا ہے۔ بلڈ بینک کے مطابق اس وقت صرف 450 بوتل خون دستیاب ہے، جبکہ روزانہ کی ضرورت 1200 بوتل سے زائد ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ تھیلیسیمیا کے مریض، حادثات کے زخمی اور زچگی کے دوران خواتین سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔

بلڈ بینک کے انچارج ڈاکٹر فرحان قریشی نے بتایا کہ گزشتہ ہفتے صرف 312 بوتل خون جمع ہو سکا، جبکہ 780 بوتل کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ’’ہم مجبور ہیں کہ مریضوں کو انتظار کرنے کا کہیں، حالانکہ ان کی حالت انتظار کی اجازت نہیں دیتی۔‘‘ انہوں نے کہا کہ عام شہری سال میں کم از کم دو بار رضاکارانہ طور پر خون عطیہ کریں۔

ہسپتال کی ایمرجنسی میڈیکل آفیسر ڈاکٹر نگہت آرا نے بتایا کہ حادثات کے متاثرین کو بروقت خون نہ ملنے کی وجہ سے کئی مریض جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ ’’ایک ٹریفک حادثے میں زخمی ہونے والے نوجوان کو 14 بوتل خون درکار تھا، مگر ہمارے پاس صرف 3 بوتل موجود تھیں۔ ہم نے رشتہ داروں سے مدد مانگی، تب جا کر انتظام ہو سکا۔‘‘

بلڈ بینک کے مطابق خون کی کمی کے بحران کی بڑی وجہ رضاکار عطیہ دہندگان کی تعداد میں کمی ہے۔ ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ہر صحت مند شخص کو سال میں کم از کم دو بار خون عطیہ کرنا چاہیے۔ ’’خون کا کوئی متبادل نہیں، یہ صرف انسان ہی دے سکتا ہے۔‘‘

ہسپتال میں خون کی کمی کا بحران

ثمینہ رشید

ہسپتال میں خون کی کمی کا بحران شدید ہو گیا ہے۔ بلڈ بینک کے مطابق اس وقت صرف 450 بوتل خون دستیاب ہے، جبکہ روزانہ کی ضرورت 1200 بوتل سے زائد ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ تھیلیسیمیا کے مریض، حادثات کے زخمی اور زچگی کے دوران خواتین سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔

بلڈ بینک کے انچارج ڈاکٹر فرحان قریشی نے بتایا کہ گزشتہ ہفتے صرف 312 بوتل خون جمع ہو سکا، جبکہ 780 بوتل کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ’’ہم مجبور ہیں کہ مریضوں کو انتظار کرنے کا کہیں، حالانکہ ان کی حالت انتظار کی اجازت نہیں دیتی۔‘‘ انہوں نے کہا کہ عام شہری سال میں کم از کم دو بار رضاکارانہ طور پر خون عطیہ کریں۔

ہسپتال کی ایمرجنسی میڈیکل آفیسر ڈاکٹر نگہت آرا نے بتایا کہ حادثات کے متاثرین کو بروقت خون نہ ملنے کی وجہ سے کئی مریض جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ ’’ایک ٹریفک حادثے میں زخمی ہونے والے نوجوان کو 14 بوتل خون درکار تھا، مگر ہمارے پاس صرف 3 بوتل موجود تھیں۔ ہم نے رشتہ داروں سے مدد مانگی، تب جا کر انتظام ہو سکا۔‘‘

بلڈ بینک کے مطابق خون کی کمی کے بحران کی بڑی وجہ رضاکار عطیہ دہندگان کی تعداد میں کمی ہے۔ ڈاکٹر فرحان قریشی نے کہا کہ ہر صحت مند شخص کو سال میں کم از کم دو بار خون عطیہ کرنا چاہیے۔ ’’خون کا کوئی متبادل نہیں، یہ صرف انسان ہی دے سکتا ہے۔‘‘

ہسپتال میں خون کی کمی کا بحران

ثمینہ رشید

ہسپتال میں خون کی کمی کا بحران شدید ہو گیا ہے۔ بلڈ بینک کے مطابق اس وقت صرف 450 بوتل خون دستیاب ہے، جبکہ روزانہ کی ضرورت 1200 بوتل سے زائد ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ تھیلیسیمیا کے مریض، حادثات کے زخمی اور زچگی کے دوران خواتین سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔

بلڈ بینک کے انچارج ڈاکٹر فرحان قریشی نے بتایا کہ گزشتہ ہفتے صرف 312 بوتل خون جمع ہو سکا، جبکہ 780 بوتل کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ ’’ہم مجبور ہیں کہ مریضوں کو انتظار کرنے کا کہیں، حالانکہ ان کی حالت انتظار کی اجازت نہیں دیتی۔‘‘ انہوں نے کہا کہ عام شہری سال میں کم از کم دو بار